جناب مولابخش محمدی

بسلسلہ سندھ کے علماء اہلحدیث

دین محمد وفائیؒ

نام دین محمد تخلص وفائی، قوم بھٹی تحصیل گڑھی یاسین آباد کے بنی آباد گاؤں میں ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ میں پیدا ہوئے۔ ابھی نو برس کے تھے کہ والد صاحب حکیم مولوی گل محمد رحلت فرما گئے۔

تعلیم و تربیت:

بچپن کی تربیت بہت ہی پاکیزہ ماحول میں ہوئی تھی۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی۔ بارہ برس کی عمر میں فارسی کی مروجہ کتب ختم کر کے عربی مدرسہ میں تعلیم شروع کی۔ مختصر عرصہ میں مولانا غلام حسین کے پاس ابتدائی قواعد کی کتب ختم کر کے بقیہ کتب مولانا محمد قاسم اوستہ بھیلڈنوں آباد کے پاس پوری کیں۔ آخری تین سال گاؤں سونی جتوئی میں مولانا غلام عمر سیالکوٹی کے پاس پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ میں حاجی حسن اللہ پاٹائی جیسی جلیل القدر شخصیت بھی شامل ہے۔ وفائی مرحوم کی خداداد ذہانت نے ان کو بلند مقام پر فائز کیا۔ حافظہ کی بے پناہ قوت کے باعث علوم و فنون کے مختلف شعبوں میں کامل دسترس کے حامل تھے۔ علوم دینیہ، لغت، ادب اور سیاست کے موضوعات پر عبور حاصل تھا۔

سلسلہ تدریس:

فارغ التحصیل ہونے کے بعد ۱۹۱۴ء میں خیرپور ریاست کے قصبہ رانی پور میں جیلانی پیرزادوں کی خصوصی تعلیم کے لئے آپ کو بلایا گیا۔ ۱۹۱۷ء میں راشدی شہزادوں کو پڑھانے کے لئے ٹھلاہ تشریف لے گئے جہاں ایک عظیم کتب خانہ سے خوب استفادہ کیا۔ کتب بینی کا بے پناہ شوق رکھتے تھے جو آخری وقت تک جاری رہا۔

صحافتی زندگی:

۱۹۱۸ء میں حکیم عبدالغفار راشدی کی سرپرستی میں ماہنامہ "الکاشف" کا اجرا کیا۔ اسی رسالہ سے آپ کی صحافتی زندگی کا آغاز ہوا۔ رانی پور میں قیام کے دوران آپ نے ماہنامہ صحیفہ تاریہ جاری کر کے قادیانی اور دیگر مذاہب باطلہ کا خوب پوسٹ مارٹم کیا۔ ۱۹۲۶ء میں سکھر سے پیر حزب اللہ شاہ صاحب راشدی کی سرپرستی

میں ہفت روزہ "الحزب" کی اشاعت شروع کی مگر افسوس کہ یہ پرچہ سات ماہ سے زیادہ عرصہ تک زندہ نہ رہ سکا۔ ۱۹۳۲ء میں مشہور و معروف رسالہ ماہنامہ "توحید" جاری کیا جو تیس برس تک علمی، ادبی، مذہبی اور اخلاقی مضامین ملک کے اطراف واکناف تک پہنچاتا رہا۔ الوحید کے بعد وادی مہران آج تک مذہبی سندھی رسالہ سے محروم ہو چکی ہے۔

روزنامہ "الوحید" کی ادارت:

آپ نہ صرف توحید کے ذریعہ کلمۃ الحق کہنے کا حق ادا کرتے رہے بلکہ کراچی کے مایہ ناز سندھی روزنامہ "الوحید" کے آپ ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب تحریک خلافت عروج پر تھی۔ بلاشبہ "الوحید" کی ادارت میں آپ نے ظلم کے خلاف بھرپور جنگ کی اور فرنگی جبر و استبداد کے سناٹے میں نہ صرف صدائے حق بلند کی بلکہ ہندو سامراج کی مسلم کش پالیسی کو بھی بیباک ہو کر للکارا۔ "الوحید" نے سفید سامراج کے بے پناہ مظالم کے خلاف وہ صدائے احتجاج بلند کی جو برصغیر میں مولانا ظفر علی خاں مرحوم پیش کر چکے تھے آپ جیسے حق گو، اصول پرست اور مومن صحافی کیلئے آج تک سرزمین سندھ ترس رہی ہے۔

آپ ۲۲ برس تک الوحید کے ذریعے ملک، ملت اور مذہب کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ زمانہ شاہد ہے کہ "الوحید" کا شاید ہی ایسا کوئی شمارہ شائع ہوا ہوگا جس میں "قبول اسلام" کا اعلان نہ ہو۔ یہ ایک مرد مومن کے قلم سے حقانیتِ اسلام پر مضامین کا اثر تھا۔

۱۹۳۶ء میں مسلم اکثریت کی بنا پر سندھ کو بمبئی سے جدا صوبہ کی حیثیت دی گئی جس کے بعد مولانا وفائی نے "الوحید" کا ایک ضخیم "سندھ آزاد نمبر" شائع کیا جو آج تک تاریخ کا ایک عظیم ماخذ شمار کیا جاتا ہے جس میں علم و ادب، ثقافت اور تاریخ پر گوناگوں علمی مواد جمع کیا گیا ہے۔ آپ نے الوحید کے ذریعہ تحریک خلافت کی بھی خوب مدد کی۔ چونکہ اس تحریک کا مقصد مسلمانوں کو سیاسی آزادی دینا تھا، اس تحریک کو دبانے کے لئے انگریزوں نے بہت کوشش کی۔ یہاں تک کہ ایک انگریزی سازش سے مولوی فیض الکریم نامی کسی شخص نے حکومت ترکی کے خلاف اور شریف حسین کی تائید میں ایک تحریر لکھ کر سندھ کے مجاوروں اور سجادہ نشینوں سے دستخط کروا کے وسیع پیمانہ پر شائع کر کے تقسیم کی۔ جس سے تحریک کو شدید نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا۔ مولانا وفائی نے اس گمراہ کن تحریر کے خلاف جگہ جگہ جا کر عوام کے سامنے صحیح صورتِ حال پیش کی اور اس تحریر مسمی "تحقیق الخلافۃ" کا جواب "اظہار الکرامۃ" لکھ کر شائع کیا جس سے مخالفین کے منصوبے خاک میں مل گئے۔

—— آپ کے علمی مرتبہ کو دیکھ کر ۱۹۴۰ء میں ادبی بورڈ نے آپ کو اپنا ممبر مقرر کیا۔

جماعت اہل حدیث کی قیادت:

سندھ کے مشہور ادیب پیر حسام الدین راشدی تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا وفائی سندھ میں جماعت اہل حدیث کے امام تھے ـــــ دراصل مرحوم وفائی کو بچپن سے ہی حدیث نبوی سے گہرا انس اور عقیدت تھی۔ باوجود علم فقہ کے ماہر ہونے کے آپ ہر فیصلہ سنت مصطفےٰ کے موافق کیا کرتے تھے۔ اور مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سندھ میں راشدی خاندان نے تبلیغ سنت کے سلسلہ میں قابل تحسین کام کیا تھا۔ لیکن درمیان میں ایک ایسا بھی دور آیا کہ راشدی خاندان کے چند بزرگوں کے علاوہ یہ کام تقریباً بند ہو گیا۔ سندھ پھر شرک و بدعت کی لپیٹ میں آ گئی۔ نہ صرف اتنا بلکہ اعداء اسلام نے میدان خالی دیکھ کر شدھی تحریک شدھی جیسی ناپاک تحریک شروع کی جس نے ماحول کو تاریک بنا دیا۔ ایسے پر آشوب دور میں حضرت مولانا وفائی، مولانا محمد صادق، عبدالمجید سندھی جیسے جانباز مجاہدوں نے سندھ کے چپے چپے میں جا کر اہمیت سنت کو اجاگر کیا اور حقانیت اسلام سے عوام الناس کو روشناس کرایا۔ وفائی کو مسلک اہلحدیث سے جو والہانہ عقیدت تھی ان کا ثبوت ان کی تصانیف خصوصاً "الہام الباری" "اعتقاد الصحیح" اور "توحید الاسلام" سے لگایا جا سکتا ہے۔ سنت سے محبت اور بدعت سے نفرت کے باعث بعض مولوی آپ سے سخت نالاں تھے۔ بعض سے علمی انداز میں تقلید اور عدم تقلید پر مباحثے بھی ہوا کرتے تھے جن میں آپ مسلک اہلحدیث کو بڑے پیارے انداز میں پیش کرتے تھے۔ آپ نے اپنی زندگی میں اشاعت اسلام اور اتباع سنت پر خصوصی توجہ دی۔ نیز بدعقیدگیوں اور بدعتوں کے خلاف منظم اور بامقصد تحریک شروع کی اور اس میں بڑی حد تک کامیاب بھی ہوئے ـــ آپ بلند پایہ صحافی ہونے کے ساتھ ساتھ کثیر علمی اور ادبی تصانیف کے بھی مصنف تھے۔

تحریک نصرت الاسلام:

۱۹۲۳ء کے قریب شدھی تحریک آریہ سماج نے شروع کی جس میں کھلم کھلا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سخت نفرت پھیلائی گئی جس کے جواب میں مولانا وفائی مرحوم نے تحریک نصرت الاسلام شروع کی ۱۹۲۳ء میں جب تحریک شدھی عروج پر تھی کہ ایک دن مولانا کے کسی عقیدت مند نے آ کر بتایا کہ آج شام کو دو مرد اور ایک عورت کو آریہ سماج مندر میں مرتد کیا جائیگا۔ آپ اٹھ کھڑے ہوئے، دوستوں سے کہا، صاحبو! آج تن من دھن کی بازی لگا کر بھی ان مسلمانوں کو مرتد ہونے سے بچایا جائیگا۔ ۱۰-۱۵ نوجوان اپنے ہمراہ لے کر مندر پہنچے، مولانا خود بھی مرحوم محمد بخش واصف کے ساتھ اللہ اکبر کہتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ دیکھا کہ مسلمانوں کو ہندو بنایا جا رہا ہے۔ مولانا نے ہندوؤں کو ڈنڈے مار کر مسلمانوں کو ان سے چھڑایا اور باہر تشریف لائے ـــ جب ٹنڈو جہانیاں کی پہاڑی پر پہنچے تو آپ نے اس قدر دلسوز اور رقت آمیز انداز

میں وعظ کیا کہ وہ تینوں مسلمان اور دیگر حاضرین دھاڑیں مار مار کر رونے لگے - اور تقریر کے بعد ان تینوں نے مولانا سے ندامت کا اظہار اور اللہ تعالیٰ سے اپنے کئے کی معافی چاہی - اس کے بعد حیدر آباد میں حقانیتِ اسلام پر ایک ہفتہ تک مولانا کا ہندوؤں سے مناظرہ ہوتا رہا جس میں شکست کھا کر ہندو حواس باختہ ہو گئے - اس مناظرہ کی روئیداد علیحدہ شائع کی گئی -

بیت الحکمۃ کی بنیاد :

مولانا عبید اللہ سندھی نے کراچی میں "بیت الحکمۃ" قائم کیا - مولانا وفائی اس کے جنرل سیکرٹری مقرر ہوئے اور ادارہ کی تمام اہم ذمہ داریاں آپ کے سپرد ہوئیں - مولانا سندھی نے تفسیر القرآن کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا - دس پارے تیار ہو گئے تو ان کا سندھی ترجمہ مولانا وفائی کے سپرد ہوا - لیکن آپ ابھی ایک آدھ پارہ ہی مکمل کر پائے تھے کہ آپ کا انتقال ہو گیا - بیت الحکمۃ کی مالی حالت مضبوط بنانے کی غرض سے آپ نے کئی سفر بھی کئے - اسی سلسلہ میں پیر جھنڈا تشریف لائے تو سید محب اللہ شاہ صاحب راشدی نے خصوصی تعاون فرمایا ــــ مذکورہ تفسیر کا ترجمہ شیخ عبد المجید سندھی کے سپرد ہوا جو نہ معلوم کہاں تک ہو سکا -

علمی مرتبہ :

آپ عظیم المرتبہ انسان تھے - سندھی گرامر تاریخ و ادب کے امام مانے جاتے تھے - آپ نے شاعری بھی کی - آپ کی پہلی نظم ۱۹۱۳ء میں الاسلام کراچی میں شائع ہوئی - مجلہ مہران کے ایڈیٹر مولانا غلام محمد گرامی مرحوم تحریر فرماتے ہیں کہ وفائی صاحب علوم دینیہ کے عالم، عربی و فارسی کے فاضل، حدیث، فقہ، تفسیر، تاریخ، علم الانساب، فلسفہ، منطق کے ماہر اور سندھی تاریخ پر گویا انسائیکلوپیڈیا تھے - آپ تحریر کے بہت تیز تھے، "الوحید" کی ادارت کے دوران قلم اٹھانے کے بعد برق رفتاری سے صفحات پر صفحات تحریر کرتے جاتے - آپ کو مولانا ابو الکلام آزاد، حسین احمد مدنی، تاج محمد امروٹی، مولانا عبید اللہ سندھی جیسے اصحاب علم و فکر سے ہمنشینی کا شرف حاصل تھا - آپ نے جس عرق ریزی سے اور جانفشانی سے "تذکرہ مشاہیر سندھ" جیسی مشہور اور علمی تصنیف فرمائی وہ قابلِ ستائش ہے - یہ تذکرہ پانچ جلدوں پر مشتمل ہے - جلد اول جس میں ۱۲۳ علماء کی سوانح عمریاں ہیں، سندھی ادبی بورڈ حیدر آباد نے شائع کی ہے - باقی چار جلدیں ابھی تک غیر مطبوعہ ہیں جن میں ۸۴۴ مشاہیر اسلام کی سوانح حیات قلمبند کی گئی ہیں -

شادی، اولاد، حلیہ :

پہلی شادی سکھر میں اپنی قوم میں کی مگر بیوی جلد ہی انتقال کر گئیں - دوسری شادی بھی وہیں ہوئی تین صاحبزادے ہیں، سب سے چھوٹے اس وقت کراچی میں ہفت روزہ "آزاد" کی ادارت کے فرائض

سرانجام دے رہے ہیں۔

مولانا سادہ لباس شلوار قمیص شیروانی اور ترکی ٹوپی پہنتے، ہاتھ میں عصا رکھتے تھے۔ حنائی داڑھی، روشن آنکھیں خوبصورت اور متبسم چہرہ، معتدل مزاج کے مالک تھے۔

تصانیف:

(۱) سیرت النبیؐ (۲) حیاتِ ابوبکر صدیقؓ (۳) حیات فاروق اعظمؓ (۴) حیاتِ عثمانؓ (۵) حیات علیؓ (۶) سوانح خاتونِ جنت (۷) سوانح شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (۸) نومسلم ہندو رانیاں (۹) راحۃ الروح (تذکرہ نوحؑ) (۱۰) توحید الاسلام (سندھی ترجمہ تقویۃ الایمان) (۱۱) اعتقاد الصحیح مذہب اہل حدیث (۱۲) مقصد زندگی (فلسفہ علم النفس) (۱۳) ردّ قادیانیت (۱۴) لاجواب تحریر (۱۵) قرآنی صداقت (۱۶) ہندو دھرم اور قربانی (رد آریہ ہندو) (۱۷) الہام الباری (سندھی ترجمہ تجرید البخاری) (۱۸) فتوح الغیب (نامکمل نسخہ) (۱۹) تذکرہ مشاہیر سندھ (۵ جلد) (۲۰) اذکارِ حسینؓ (ردّ شیعیت) (۲۱) امدادِ یتیماں (۲۲) لطفِ لطیف (۲۳) شاہ کے رسالہ کا مطالعہ (۲۴) اظہار الکرامت فی مسئلۃ الخلافت والامامت (اسلامی سیاست)

انتقالِ پرملال:

عالم اسلام کے اس مایہ ناز عالم دین نے ۲۱ رجمادی الآخرہ ۱۳۶۹ھ مطابق ۱۰ اپریل ۱۹۵۰ء) داعی اجل کو لبیک کہا۔ بلاشبہ آپ کے انتقال سے قوم کو ایک ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا۔ آپ کے ساتھ گویا علم و ادب کا ایک خزانہ دفن ہوگیا۔ آپ کے انتقال کی خبر کراچی کے کثیر الاشاعت رسالہ نئی زندگی میں جلی حروف کے ساتھ چھپی اور ملک کے اطراف و اکناف سے رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔ کئی شعراء نے آپ کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ مولانا حکیم محمد صادق صاحب رانیپوری نے بھی کئی قطعات کہے۔

ماخذ:

(۱) سہ ماہی "مہران" حیدرآباد ۳/۱۹۷۱ء

(۲) یادگار وفائی مرتب علینواز وفائی، مطبوعہ ۱۹۷۳ء

(۳) سندھ کے سپوت (قلمی) مرتب مولابخش محمدی

(۴) ماہنامہ "پیغام" کراچی مئی ۱۹۷۷ء

(۵) مقدمہ تذکرہ مشاہیر سندھ (مولانا دین محمد وفائی) مطبوعہ ۱۹۷۴ء (۶) "نئی زندگی" کراچی